# خدام الاحمدیہ کا نائب صدر صدر انجمن احمدیہ کا اور ہر مجلس کا قائد مقامی امیر کی مجلس عاملہ کا رُکن ہوا کرے گا

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

# خدام الاحمدیہ کا نائب صدر صدر انجمن احمدیہ کا اور ہر مجلس کا قائد مقامی امیر کی مجلس عاملہ کا رُکن ہوا کرے گا

(فرمودہ یکم نومبر ۱۹۴۹ء برموقع اختتام اجتماع خدام الاحمدیہ)

''آئندہ کے لیے خدام الاحمدیہ کا نائب صدر اپنی سرکاری حیثیت سے صدر انجمن احمدیہ کا باقاعدہ ممبر ہوا کرے گا۔ اِسی طرح ہر مجلس کا قائد اپنی سرکاری حیثیت سے مقامی امیر کی مجلس عاملہ کا رُکن ہوا کریگا۔ خدام سے معینہ چندوں کے علاوہ رضا کارانہ طور پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پانچ ہزار روپے کی طوعی تحریکیں کرنے کی مجاز ہوگی۔ اس سے زائد رقم کے لیے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر بیت المال سے دریافت کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر بِالفرض ناظر بیت المال اس سے اتفاق نہ کرے تو فیصلہ صدر خدام الاحمدیہ کیا کریں گے۔''

(آج حضور نے کوئی پونے گھنٹے تک اپنے خدام کو زریں ارشادات سے نوازا۔ سب سے پہلے فرمایا)

''اب جو لوگ خدام میں شامل نہیں ہیں وہ بھی انہیں میں مل جل کر بیٹھ جاتے ہیں۔ خدام کا کوئی امتیازی نشان یا وردی ہونی چاہیے یا کوئی بیج ہونا چاہیے۔ زائرین کے لیے علیحدہ سٹیج ہونا چاہیے اور میرے ساتھ جو لوگ مقامِ اجتماع میں آیا کریں اُن سے بھی باقاعدہ پوچھ گچھ ہونی چاہیے۔ میرے ساتھ کسی ایسے آدمی کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے جس کے پاس آپ کا دیا ہوا اجازت نامہ نہ ہو ورنہ اِس پہرے کی دونوں غرضیں تنظیم اور خطرے سے حفاظت ٹوٹ کر رہ جائیں گی۔

حضور نے فرمایا کسی قاعدے کی پابندی ہر حالت میں لازمی ہوتی ہے جو قومیں دلیلوں سے قاعدے توڑنے کا جواز نکالنا شروع کر دیتی ہیں اُن کی ذہنیتیں شکست خوردہ ہو جاتی ہیں۔ افسر جو قانون بنائیں سب سے پہلے اُس پر خود کاربند ہوں۔ خدام کا ایک بیج ہونا چاہیے اگر بیج آجکل نہ بن سکیں تو فی الحال کپڑے کا بیج بنوالیا جائے۔

حضور نے فرمایا:۔

میں نے پرسوں کہا تھا کہ نائب صدر کا مقام محض تنفیذ احکامِ صدر ہوگا۔ مجھے ڈر ہے اِس سے وہ لوگ جو نمبرداری مزاج کے ہوتے ہیں کوئی اُلٹ مطلب نہ نکال لیں۔ تنظیم کی تبدیلی کا تعلق میرے ساتھ ہے تمہارے ساتھ نہیں۔ وہ میرا نمائندہ ہوگا لہٰذا تمہیں نائب صدر کے احکام کی پابندی صدر ہی کے احکام سمجھ کر کرنا ہوگی۔ نائب صدر اپنی سرکاری حیثیت سے صدر انجمن احمدیہ کا ممبر ہوا کرے گا۔ اِسی طرح مجلس کا قائد بھی مقامی امیر کی مجلس عاملہ کا رُکن ہوا کرے گا۔ مجلس مرکزیہ پانچ ہزار تک چندے کی طوعی تحریک کر سکے گی لیکن اس سے اوپر ناظر بیت المال کی اجازت ضروری ہوگی۔ اگر کسی حالت میں ناظر بیت المال اس سے اتفاق نہ کرے تو صدر انجمن احمدیہ کے لمبے لائحہ عمل کی تقلید کی بجائے معاملہ صدر خدام الاحمدیہ کے پیش ہوا کرے گا۔

اِس کے بعد حضور نے خدام کے معاہدہ میں جان مال اور عزت کے علاوہ لفظ وقت کا اضافہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اب یہ معاہدہ یوں ہوگا۔

**میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہوں گا۔**

اِس کے بعد حضور نے لفظ **ملی** کی تشریح کی کہ اِس میں اخلاقی اور مذہبی ضرورتیں دونوں آجاتی ہیں۔ اور ''تیار رہوں گا'' اور ''قربانی کروں گا'' کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ جب تم یہ کہتے ہو کہ میں فلاں قربانی کے لیے ہر وقت تیار رہوں گا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گویا اب جب بھی بلاوا آئے عذر یا التوا کی گنجائش قطعاً نہیں ہے۔ پہلی صورت میں کہ قربانی کروں گا تیاری نہ ہونے کی بناء پر التواء کی گنجائش نکل آتی تھی اب اس کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔

اِس کے بعد حضور نے خدام کو کھڑے کر کے دونوں عہد خدام کا عہد اور قادیان کے حصول

کا عہد دُہرائے اور حضور کے ساتھ خدام نے ایک ایک لفظ کر کے بآوازِ بلند اپنے ربّ سے تجدیدعہد کی۔اس کے بعد حضور دیر تک مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خدام سے مختلف امور پوچھتے رہے اور آخر میں تلقین، تبلیغ کے سلسلے میں فرمایا۔

تبلیغ تین طریقوں سے ہوسکتی ہے۔ دوستی سے، خدمت سے اور مظلومی سے۔لیکن مظلومی بہادری والی ہو جس سے یہ ظاہر ہو کہ تم محض اپنے ربّ کے لیے کچھ برداشت کر رہے ہو۔

اس کے بعد حضور نے کچھ دیر تک خدام کو فوجی زندگی کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ پھر خدام الاحمدیہ کی کمی اشاعت کا شکوہ فرمایا اور کہا کہ اب تک آپ کی صدرانجمن احمدیہ سے بھی شاخیں بڑھ جانی چاہئیں تھی لیکن آپ ابھی تک ۱۲۰ سے آگے نہیں بڑھ سکے۔

کچھ دیر تک فوجی زندگی سے ملک وقوم اور وطن کو نفع پہنچنے کی اہمیت بیان کرنے کے بعد فرمایا جو لوگ کام تو خود نہیں کرتے اور الزام اللہ میاں کے سر پر تھوپ دینے کے عادی ہوتے ہیں کہ صاحب! اللہ میاں کو ایسا ہی منظور تھا۔ وہ خدا کی ہتک کرتے ہیں۔ خدا منصف اور عادل ہے اور کبھی کسی کی محنت اور نیک عمل کو ضائع نہیں کرتا لہٰذا خدا کے قانون کی تاویل تمہارے ذہنوں میں کبھی نہ آئے بلکہ اس کے خلاف جہاد کرو۔ بزدل لوگ یہ کہہ کر خدا کی توہین کرتے ہیں۔ خدا کبھی اچھے کاموں کا بُرا نتیجہ نہیں نکالا کرتا۔ بزدلی کی اس روح کو کچلو کیونکہ یہ روح قوموں کو خراب کر دیا کرتی ہے اور اس سے اخلاق بگڑ جایا کرتے ہیں۔

آخر میں حضور نے تعلیمی اداروں کے متعلق اور اساتذہ کو طلبہ کی اخلاقی نگرانی کو کڑا کر دینے کی تلقین فرمائی اور کہا ابھی تک ہمارے تعلیمی اداروں کا نظام خاطر خواہ نہیں ہوا۔ ہائی سکول کی حالت نسبتاً بہتر ہے لیکن آپ کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہیے۔ ہمارے ادارے تو ابھی ابتدائی ہیں ان کے بچوں کے کردار تو نہایت ہی اعلیٰ ہونے چاہئیں لہٰذا میں بتائے دیتا ہوں کہ اگر آئندہ مجھ تک ان اداروں کے متعلق کوئی بداخلاقی وغیرہ کی کوئی رپورٹ آئی تو میں طلبہ سے زیادہ اساتذہ کو ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔

حضور نے اپنی تقریر ہی میں اجتماع کے خاتمے کا اعلان فرمایا اور تقریر کے آخر پر ایک لمبی دعا فرمائی''۔ (الفضل ۴؍نومبر ۱۹۴۹ء)